سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۲ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل سارا دن طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے

خدا کے سوا کوئی اِس صفت کا موصوف نہیں جو کچھ مانگنا ہو خدا ہی سے مانگنا چاہیئے

"دیکھو قبر پر اگر ایک شخص بیس برس بھی بیٹھا ہوا پکارتا رہے تو اس قبر سے کوئی آواز نہیں آئے گی مگر مسلمان ہیں کہ قبروں پر جاتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ مَیں کہتا ہوں وہ قبر خواہ کسی کی بھی ہو اس سے کوئی مراد بر نہیں آ سکتی۔ حاجت روا اور مشکل کشا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور کوئی اس صفت کا موصوف نہیں۔ قبر سے کسی آواز کی امید مت رکھو برخلاف اس کے اگر اللہ تعالیٰ کو اخلاص اور ایمان کے ساتھ دن میں دس مرتبہ بھی پکارو تو میں یقین رکھتا ہوں اور میرا اپنا تجربہ ہے کہ وہ دس دفعہ ہی آواز سنتا اور دس دفعہ ہی جواب دیتا ہے۔ لیکن یہ شرط ہے کہ پکارے اس طرح پر جو پکارنے کا حق ہے۔

ہم سب ابرار و اخیارِ امت کی عزت کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں لیکن ان کی محبت اور عزت کا یہ تقاضہ نہیں ہے کہ ہم ان کو خدا بنا لیں اور وہ صفات جو خدا تعالیٰ میں ہیں ان میں یقین کر لیں ..... انسان کے سینہ میں دو دل نہیں ہوتے ایک ہی دل ہے وہ دو جگہ محبت نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر کوئی زندوں کو چھوڑ کر مُردوں کے پاس جاتا ہے وہ حفظ مراتب نہیں کرتا اور یہ مشہور بات ہے ؎

گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی

خدا تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کی جگہ پر رکھو اور انسان کو انسان کا مرتبہ دو اس سے آگے مت بڑھاؤ۔ مگر مَیں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ حفظ مراتب نہیں کیا جاتا۔ زندہ اور مُردہ کی تفریق ہی نہیں رہی بلکہ انسان عاجز اور خدائے قادر میں کوئی فرق اس زمانہ میں نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے صدیوں سے خدا تعالیٰ کا قدر نہیں پہچانا گیا اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت عاجز بندوں اور بے قدر چیزوں کو دی گئی .....

یاد رکھو انبیاء علیہم السلام کو جو شرف اور رتبہ ملا وہ اسی بات سے ملا ہے کہ انہوں نے حقیقی خدا کو پہچانا اور اس کی قدر کی۔ اسی ایک ذات کے حضور انہوں نے اپنی ساری خواہشوں اور آرزوؤں کو قربان کیا۔ کسی مُردہ اور مزار پر بیٹھ کر انہوں نے مرادیں نہیں مانگی ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صفحہ ۲۷۲ تا صفحہ ۲۷۳)

اخبار احمدیہ

۔ مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء کے لئے ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ کی تاریخیں مقرر ہو چکی ہیں اور اخبار الفضل میں کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے مگر اب تک جماعتوں کے نمائندگان کے متعلق بہت کم اطلاعات آئی ہیں۔ عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ جلد از جلد نمائندگان کا انتخاب کروا کر باقاعدہ اطلاع دیں۔ نیز یہ امر مدنظر رہے کہ حتی الوسع سب جماعتوں کو اپنے نمائندے بھجوانے چاہئیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

۔ ربوہ ۱۳ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت گذشتہ دو روز سے انفلوئنزا کے باعث بہت ناساز ہے۔ آج پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

۔ لاہور ۱۱ مارچ۔ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ نے لاہور سے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ ان کے برادر اصغر محترم شیخ محمد اسلم صاحب بہت بیمار ہیں۔ گذشتہ بارہ تیرہ گھنٹے سے بیہوشی کی حالت طاری ہے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیگر بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ فروری ۶۵ء

مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالت کیوں ہے؟ اور اُس کا علاج

ذاتی تجربہ کے بعد مودودی صاحب نے اپنی تقریر میں جو کچھ تسلیم کیا ہے اس کے متعلق ایک خبر ملاحظہ ہو:۔

"امیر جماعت نے ملک کے اخلاقی اور دینی تنزل کو نظام اسلامی کے قیام میں سب سے بڑی رکاوٹ قرار دیا ۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر کسی قوم کو فحاشی سے دلچسپی ہو جائے اسے ایکدوسرے کے حقوق پر دست درازی کا چسکا لگ جائے۔ اس میں رشوت اور خیانت کا عام چلن ہو جائے تو ایسی قوم اسلامی نظام کا بار نہیں اٹھا سکتی اور اس پر اگر اسے کسی نہ کسی طرح قائم بھی کر دیا جائے تو وہ اسے اپنے لئے ایک بلا سمجھے گی اور اسے ناکام کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔ ہمیں سوچنا ہے کہ جو برائیاں معاشرے میں طوفان کی طرح پھیل رہی ہیں۔ ان کو روکنے کی کیا تدابیر کی جائیں"

(ایشیا ۹ مارچ ۱۹۶۵ء صا)

یہی نہیں بلکہ اس اخبار میں جس سے یہ خبر لی گئی ہے ایک اور خبر اس طرح شائع ہوئی ہے:۔

"ملتان کی ایک نواحی بستی 'قطب پور' یہ واقعہ ہے۔ امیر بخش تانگہ بان نے اپنے تانگہ کی گدیوں کی گمشدگی کے بارے میں ایک عورت زہرہ کی ماں سے سوال کیا ۔ وہ الجھ پڑی۔ اس کی مدد میں دو نوجوان ... . آدھمکے، اور گالی گلوچ کا بازار گرم کر دیا۔ تانگہ بان کے بھانجے بشیر نے آکر گالیاں دینے سے منع کیا۔ اور نتیجے میں اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے"

(ایضاً صٰ)

"کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ واقعہ کہاں کن لوگوں کے درمیان پیش آیا؟

جی یہ اس سرزمین کا واقعہ ہے جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ اسی اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ جس نے اپنے ماننے والوں کو تعلیم دی کہ:۔

'بہترین مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں'۔

جس نے اپنے پیروؤں کو یہ تلقین کی کہ:۔

"مسلمان کو گالی دینا فسق ہے
اور اس کا قتل کرنا کفر ہے"

اسی سرزمین پر یہ حادثہ رونما ہوا۔ اور اس طرح رونما ہوا کہ حادثہ کا ہر فریق اسلام کا پیرو ہے۔ اللہ اور رسولؐ پر ایمان کا دعوے دار ہے"

(ایضاً)

ہم نے اس خبر کو ذرا آگے پیچھے کر دیا ہے تاکہ پوری خبر اور اس کا نتیجہ اختصار اُجو اخبار مذکور نے نکالا ہے قارئین کے سامنے آجائے اسکے بعد اخبار مذکور وعظ کے رنگ میں لکھتا ہے:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں سے کہا کہ:۔

'جس طرح یہ مہینہ، یہ جگہ، اور آج کا دن تمہارے لئے محترم بنایا گیا ہے اسی طرح ہر مسلمان کی عزت و آبرو، جان و مال کو بھی تمہارے اوپر حرام کر دیا گیا ہے'

...... ہمارا دعوے ہے کہ ہم اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن کیا کبھی اس بات پر غور کیا کہ اللہ کے رسولؐ پر ایمان رکھنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ساتھ وہی برتاؤ کرتے ہیں جس کا مظاہرہ ہمارے اعضاء جوارح سے ہو رہا ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کہنا نہ ماننے کے باعث جیتی ہوئی بازی ہار کے قریب پہنچ گئی — پھر اس گروہ کا کیا انجام ہوگا جس کا شب و روز نافرمانیوں میں بسر ہو رہا ہے۔

کاش! ہم جس اسلام کا نام لیتے ہیں اور جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا دعوے کرتے ہیں۔ اس کی تعلیمات کو بھی اپنائیں"

(ایضاً)

اس سے ہمارے سامنے معاشرے کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ یہ تو بالکل صحیح ہے کہ سے

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

مگر اللہ تعالےٰ جہاں یہ فرماتا ہے کہ:۔

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ"

ساتھ ہی آگے یہ بھی فرماتا ہے

"وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ
سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ"

یعنی جب اللہ تعالےٰ کسی قوم کے متعلق عذاب کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس عذاب کو ہٹانے والا کوئی نہیں ہوتا اور اسکے سوا ان کا کوئی بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔

بہر حال آج مسلمان ایک خطرناک حالت سے دوچار ہیں اور اکثر اہل علم حضرات مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ قوم تعلیمات الٰہیہ کو ترک کر کے عذاب میں گرفتار ہو گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا محض عقلمندوں کی تدابیر قوم کو اس حالت سے نجات دے سکتی ہیں۔ کیا اللہ تعالےٰ کی خاص مدد کے بغیر مسلمان اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں؟

مندرجہ خبر میں ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ:۔

"مولانا مودودی نے بعض لوگوں کے اس اعتراض کی تردید کرتے ہوئے؟ کہ جماعت اسلامی محض ایک سیاسی جماعت بن کر رہ گئی ہے؟ وضاحت سے یہ بتایا کہ خود اقامت دین اور اخلاقی اصلاح کے لئے بھی ہمیں ملک کی سیاسی صورتِ حال کی اصلاح پر لازماً توجہ دینی پڑتی ہے کیونکہ اگر ملک کی سیاسی قوت بگاڑ پھیلا رہی ہے تو اس سے صرف نظر کر کے معاشرے کی اصلاح کا کام انجام نہیں دیا جا سکتا"

(ایشیا ۹ مارچ ۶۵ء صا)

اس تمام خبر میں اللہ تعالیٰ کی مدد کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ بلکہ مودودی صاحب محض اپنی عقل کی بنا پر یہ نتیجے نکال رہے ہیں۔ یہ دانشمندانہ تدابیریں جن سے وہ سمجھتے ہیں کہ اتنے بگڑے ہوئے معاشرے کو جو مسلمانوں کے عذاب کے مترادف ہے محض اپنی عقل سے درست کر لیں گے۔

اوپر کے حوالہ میں آپ نے اپنی تدبیر کا یہ پہلو بھی پیش کیا ہے کہ معاشرہ کی اصلاح کے لئے سیاسی صورت حال پر لازماً توجہ دینی پڑتی ہے۔

یہ درست ہے کہ کوئی معاشرہ صحتمند نہیں ہو سکتا جب تک اس ملک کی سیاسی حالت اچھی نہ ہو۔ مگر اسلام میں کوئی ایسا طریق بیان نہیں ہوا کہ ملک کی سیاسی حالت سنوارنے کے لئے ایک سیاسی جماعت بنائی جائے جو اپنے تیار کردہ مصلحین کے لئے ملکی اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔ مودودی صاحب پر ہمارا اعتراض یہی ہے کہ انہوں نے ایک پارٹی بنا کر ملکی اقتدار پر قبضہ کرنے کی جو سکیم بنائی ہے۔ یہ سراسر غیر اسلامی طریق کار ہے۔ اور اس سے مسلمانوں میں بجائے اتحاد کے انتشار پھیلتا ہے اور فتنہ و فساد کا دروازہ کھلتا ہے۔ کیونکہ اگرچہ تمام مسلمانوں کا خدا ایک، کتاب ایک اور رسولؐ ایک ہے پھر بھی ان میں عقائد کا باہمی سخت اختلاف ہے۔

جب دین میں سیاست کو داخل کیا جاتا ہے تو یہ اختلاف سخت گھناؤنی صورت اختیار کر لیتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ سیاست ہی ہے جس نے اسلام میں شروع ہی سے خطرناک نتائج پیدا کئے ہیں۔ جن کی بنیاد بظاہر سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کے خلاف بغاوت کی صورت میں رکھی گئی اور آپ کو نہایت بے دردی سے قتل کر دیا گیا اور یہ سیاسی پارٹی بازی کا نتیجہ ہے کہ اس وقت سے شیعہ، سُنّی جھگڑا شروع ہوا اور شاید قیامت تک چلا جائے۔ اسی سیاست نے خوارج پیدا کئے۔ جنگِ صفین سیاست کی وجہ سے ہوئی۔ حضرت معاویہؓ میدان جنگ میں سیاست کی وجہ سے حضرت علیؓ کے مقابلہ میں نکلے اور دشت کربلا میں امام حسینؓ شہید ہوئے۔ آج مودودی صاحب پھر اسی باغیانہ روح کو مسلمانوں میں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کے زخم آج تک بھی اسلام کے جسم سے مندمل نہیں ہو پائے۔ لیکن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانے کے امام مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئی فرمائی ہے کہ

"یضع الحرب"

یعنی وہ لڑائی کو بند کر دے گا۔

چنانچہ جماعت احمدیہ دنیا میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے امن و سلام کی روح پیدا کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔

ایاک نعبد وایاک نستعین۔

"اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے۔ اس سے اُن کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ و مقدس کرے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صٰ)

اسلام اور عیسائیت کی موجودہ جنگ اور اس کا پس منظر

عیسائیت کی شکست کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے

مکرم نسیم سیفی صاحب بی اے سابق رئیس التبلیغ نائیجیریا

(۱)

انیسویں صدی کے آخری ربع میں اور بیسویں صدی کے پہلے چند سالوں میں مذہبی دنیا میں ایک عجیب قسم کی جنگ جاری تھی ایک طرف عیسائیت کے علمبردار عیسائیت کی مستقبل قریب میں فتح کے نعرے لگا رہے تھے اور ساری دنیا کو اپنے دعاوی سے مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور بادی النظر میں یوں محسوس بھی ہو رہا تھا کہ گویا وہ اب ساری دنیا پر چھانے کو چھانے اور دوسری طرف ایک اکیلا شخص جسے بجز غلامان محمدؐ ہونے کا دعوے تھا۔ اور جو نہ صرف بے سرو سامان تھا بلکہ اس کے لئے ظاہری سامان پیدا ہونے کے امکانات بھی محالات میں سے تھے۔ عیسائیت جیسے زبردست مقابل اور اسلام جیسے بظاہر کمزور مذہب کی کھلی کھلی فتح کی پیشگوئیاں کرتا چلا جا رہا تھا اور وہ مرد میدان اسلام کی فتح کے نعرے اس یقین اور وثوق کے ساتھ بیان کر رہا تھا کہ گویا فتح ہوتی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔

جہاں تک عیسائی پادریوں کے دعاوی کا تعلق ہے۔ "اسلام ان افریقہ" کے مصنف نے آج سے ساٹھ ستر سال قبل یہ بات کہی تھی۔ کہ "افریقہ میں اسلام کو ملیا میٹ کرنے کا کام عیسائیت کے لئے نسبتاً آسان ہے" اور اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ "اسلام ان ایسٹ افریقہ" لینڈن پی ہیریس Lyndon P. Harries نے چند سال ہوئے اپنی کتاب میں لکھا تھا:۔

"موجودہ صدی کے ابتدا میں عیسائی مصنفین اس بات کے دعوے دار تھے کہ اسلام بغیر سیاسی اقتدار کے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور اس وجہ سے افریقہ میں اسلام کا نام مٹ جائے گا۔"

گزشتہ صدی کے اختتام سے تین چار سال قبل ہنری بیروز ڈی ڈی HENRY BARROWS D.D. نے اپنے لیکچروں میں (جو اسی سال کتابی صورت میں چھپ بھی گئے تھے) کہا تھا کہ افریقہ میں باقی تمام علاقے تو عیسائیت کے لئے حاصل کر ہی لئے گئے ہیں۔ سارے براعظم کا صرف گیارھواں حصہ ایسا ہے جس پر ابھی قبضہ باقی ہے۔ اور اس کے علاوہ ترکی ایک ایسا ملک ہے جس کا بادشاہ مسلمان ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ جس کے بادشاہ کو روس اور انگلستان کی آپس کی رقابت اب تک تخت پر قائم رکھے ہوئے ہے۔ یہ بات آسانی سے کہی جا سکتی ہے کہ اسلام کسی صورت بھی دنیا کو فتح نہیں کر سکتا۔

اس کے بالمقابل، اسلام کے مرد میدان حضرت احمد علیہ السلام نے فرمایا:

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر اس کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان۔ کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا حسرة على العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کرے گا پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی۔ اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالیگا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

یہ ایک عجیب قسم کی جنگ تھی جو لڑی جا رہی تھی۔ اس جنگ میں ایک طرف تو دنیا کے کروڑوں کروڑ عیسائی اور ان کے ہزاروں ہزار پادری تھے۔ اور دوسری طرف یکہ و تنہا اسلام کا پہلوان۔ عیسائی اپنے ماضی قریب اور حال کو دیکھ کر یہ اندازہ لگا رہے تھے کہ ان کی ترقی جاری رہے گی۔ اور عنقریب وہ وقت آ جائے گا جب یہ مذہب ساری دنیا پر غالب آ جائے گا۔ عیسائیوں کی دنیاوی ترقی سیاسی اقتدار اور مسلمانوں کی پسماندگی ان کے حوصلے بڑھاتی تھی۔ اور وہ بغیر کسی جھجک کے یہ بات علی الاعلان کہہ رہے تھے کہ اب تھوڑی ہی دیر کی بات ہے کہ اسلام دنیا سے اٹھ جائے گا۔ اور صرف عیسائیت ہی عیسائیت رہ جائے گی۔

دوسری طرف حضرت احمد علیہ السلام جو اسلام کے واحد نمائندہ تھے۔ جنہیں مسلمانوں کے کسی طاقتور گروہ کو تو کجا کمزور مسلمانوں کی حمایت بھی حاصل نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ سے خبریں پا کر یہ اعلان فرما رہے تھے کہ اسلام کی ترقی کا بیج بو دیا گیا ہے۔ اور اب عنقریب اسلام غالب آ کر رہے گا اور اسلام کا مدمقابل۔ عیسائی مذہب منہ کی کھا کر پیچھے ہٹ جائے گا۔

وہ دن بھی کیا عجیب دن تھے جب اس جنگ کا آغاز ہوا تھا۔ حضرت احمد علیہ السلام ایک حدیث نبوی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اپنی معرکۃ الآرا کتاب حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس حدیث میں اس مقابلہ کی طرف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں وہ چور جس کو دجال کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ناخنوں تک زور لگائے گا کہ اسلام کی عمارت کو منہدم کر دے اور مسیح موعود بھی اسلام کی ہمدردی میں اپنے نعرے آسمان تک پہنچائے گا۔ اور تمام فرشتے اس کے ساتھ ہو جائیں گے تا اس آخری جنگ میں اس کی فتح ہو۔ وہ نہ تھکے گا۔ اور نہ درماندہ ہوگا اور نہ سست ہوگا۔ اور ناخنوں تک زور لگائے گا۔ کہ تا اس چور کو پکڑے اور جب اس کی تضرعات انتہا تک پہنچ جائیں گی تب خدا اس کے دل کو دیکھے گا۔ کہ کہاں تک وہ اسلام کے لئے پگھل گیا۔ تب وہ کام جو زمین نہیں کر سکتی آسمان کرے گا۔ اور وہ فتح جو انسانی ہاتھوں سے نہیں ہو سکتی۔ وہ فرشتوں کے ہاتھوں سے میسر آ جائے گی۔"

(۲)

اس جنگ کا پس منظر سمجھنے کے لئے ہمیں ان پیشگوئیوں کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے جن میں سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آخری زمانہ کے متعلق فرمایا ہے کہ صلیبی فتنہ انتہا کو پہنچ جائے گا۔ اور اس کے استیصال کے لئے مسیح ابن مریم نازل ہوگا۔ صحیح بخاری میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

والذی نفسی بیدہ لیوشکن
ان ینزل فیکم ابن مریم
حکماً عدلاً فیکسر الصلیب
ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ

یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب مسلمانوں میں ابن مریم نازل ہوں گے اور وہ حکم عدل ہوں گے۔ اور صلیب کو پاش پاش

کریں گے اور خنازیر کو قتل کریں گے۔ گزشتہ چودہ سو سالوں میں تمام اہل علم و عرفان اس بات کو بالاتفاق پیش کرتے رہے ہیں کہ صلیب کے توڑنے سے مراد صلیبی فتنہ کا فرو کرنا ہے۔ "ابن مریم کے دوبارہ نزول" ہی میں یہ بات مضمر ہے کہ مذہبی فتنہ ان کے ماننے والوں کی طرف سے بپا ہوگا۔ اور وہ اسی لئے دنیا میں آ کر اسے فرو کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد بار اس امر کی تصریح کی ہے کہ جس نبی کی امت سے فتنے اٹھے اسی نبی کی دوبارہ آمد (جس سے مراد اس جیسا نبی ظاہر ہونا ہے) سے وہ فتنہ دور کیا جاتا ہے۔

یاجوج ماجوج اور دجال کے خروج کے سلسلہ میں جس قدر علامات احادیث میں مندرج ہیں۔ وہ سب کی سب انہیں اقوام پر منطبق ہوتی ہیں جو عیسےٰ علیہ السلام کی پیروی کا دم بھرتی ہیں اور جہاں تک اس فتنہ کی شدت کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر عیسائیوں کے اس لٹریچر کو جو ہمارے ملک میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف شائع کیا ہے۔ ایک قطار میں رکھا جائے تو کوئی بعید نہیں کہ یہ قطار میلوں میل لمبی چلی جائے گی۔

جیک مینڈلسن — Jack Mendelsohn نے حال ہی میں شائع شدہ اپنی کتاب God Allah & Juju میں عیسائیوں کے ایک ہی بر اعظم میں کام کی وسعت کا اندازہ یوں پیش کیا ہے کہ امریکہ میں صرف پراٹسٹنٹ مشنوں ہی کے چندہ ہزار نو سو ستر پادری تبلیغ عیسائیت میں مصروف ہیں۔ ان کے علاوہ سینکڑوں اور مشن ہیں جن کے کارندے دن رات لوگوں کو عیسائی بنانے میں مشغول ہیں۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے تقریباً اسی سال قبل اسلام کے حق میں آواز اٹھائی تھی۔ اس وقت تو لوگوں کے لئے یہ باور کرنا ہی ممکن نہ تھا کہ کوئی وقت ایسا بھی آ جائے گا جب اسلام غالب ہوگا اور عیسائیت مغلوب۔ یہ بات صرف اور صرف خدا کے ایک ماموری کو نظر آ سکتی تھی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمۂ مسیحی کے تحریر کرنے کی غرض پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرمایا:

"اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے مکر و فریب کچھ کام کرتے تھے اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے۔ جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے۔ جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائے گی۔ اور تاریکی کا خاتمہ ہے اور کچھ ضرورت نہ تھی کہ پادری صاحبوں کے ان گلے بوسیدہ خیالات پر کچھ لکھا جاتا لیکن ایک شخص کے اصرار سے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے یہ مختصر رسالہ لکھنا پڑا۔ خدا اس میں برکت ڈالے اور لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے آمین۔"

کتاب البریہ میں مخالفین اسلام کی طرف سے استعمال کردہ سخت الفاظ اور توہین اور تحقیر کے کلمات کا نمونہ پیش کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ سخت الفاظ اور توہین اور تحقیر کے کلمات ہیں جو پادری صاحبان اور آریہ صاحبان نے اپنی کتابوں میں ہمارے سید و مولیٰ جناب سید المرسلین و خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت استعمال کئے ہیں۔ اور ان کتابوں میں سے اکثر کتابیں کئی دفعہ چھپ کر پنجاب اور ہندوستان میں شائع کی گئی ہیں۔ اور ہمیشہ مشن سکولوں کے طالب علموں کو پڑھنے کے لئے دی جاتی ہیں۔ اور کوچوں اور بازاروں میں سنائی جاتی ہیں۔ اور عیسائی عورتیں جو وعظ پر مقرر ہیں مسلمانوں کے گھروں میں لے جاتی ہیں۔ ہم بیان نہیں کر سکتے کہ ہم نے ان تمام الفاظ کو کس کراہت اور درد دل اور لرزاں بدن سے لکھا ہے۔ اگر عدالت کی کارروائی ہم کو ان کے لکھنے کے لئے مجبور نہ کرتی۔ اور ڈاکٹر کلارک صاحب ہم پر یہ الزام دروغ نہ لگاتے۔ کہ گویا ہم عیسائیوں کے مقابل پر سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ تو یہ زہر آمیز کلمات جو سلطان الصادقین اور خیر المرسلین کی شان میں لکھے گئے ہیں اور ہمیشہ عیسائی اخباروں میں لکھے جاتے ہیں ہم ہرگز اس کتاب میں نہ لکھتے۔"

جہاں تک عیسائیوں کے پروپیگنڈا کا لوگوں پر اثر کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"غرض صلیبی عقیدہ میں تمام بدعقیدیوں اور آزادیوں کی جڑ ہے۔ اور اس میں کچھ بھی کلام نہیں کہ یہ عقیدہ ملک میں نہایت ہی خطرناک طور پر پھیل رہا ہے۔ اور کئی لاکھ تک ان لوگوں کا شمار پہنچ گیا ہے کہ جو پادریوں کے دام میں آ کر جوہر ایمان کھو بیٹھے ہیں اور یا پوشیدہ مرتد ہو کر متلاشیوں کے رنگ میں پھرتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی غیرت اور رحمت نے چاہا کہ صلیبی عقیدے کے زہرناک اثر سے لوگوں کو بچاوے۔ اور جس دجالیت سے انسان کو خدا بنایا گیا ہے اس دجالیت کے پردے کھول دیوے۔" (کتاب البریہ)

گزشتہ سطور میں یاجوج ماجوج اور دجال کے خروج کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے

اپنے نونہالوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھجوائیے

مکرم سٹاف سیکرٹری صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

جنوری ۱۸۹۶ء میں اسلام کے نونہالوں کی صحیح تربیت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں ایک تعلیمی ادارے کی بنیاد رکھی۔ اس ادارے کے جاری کرنے سے قبل استخارہ بھی فرمایا۔ اور پھر اذن الٰہی سے ۱۸۹۷ء کو اس سلسلہ میں ایک اہم اشتہار رقم فرمایا

"میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ اسلامی روشنی ملک میں پھیلاؤں اور جس طریق سے میں اس خدمت کو سرانجام دوں گا میرے نزدیک دوسروں سے کام ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفان ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ادارہ میں میری مدد کرے۔"

بچوں کے ذریعے اسلامی روشنی پھیلانے کے منصوبے کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ قادیان میں ایک سکول جاری کیا جائے جس میں مروجہ علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ بچوں کی عملی اور علمی تربیت اس نئے رنگ سے کی جائے کہ وہ اسلامی تعلیمات کا چلتا پھرتا نمونہ بن جائیں۔ جنوری ۱۸۹۸ء میں یہ سکول قائم ہوا اور ۱۹۰۲ء سے ہائی سکول کے درجہ تک ترقی کر گیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک یہ ادارہ اسلام کے نونہالوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہے۔ ۱۹۴۷ء تک یہ سکول قادیان میں جاری رہا۔ ہجرت کے بعد ۱۹۵۲ء تک چنیوٹ میں کام کرتا رہا۔ اس کے بعد ربوہ میں اپنے قیام کی غرض و غایت پوری کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اور اللہ کے فضل سے تعلیمی اور تدریسی لحاظ سے بھی اس کا شمار ڈویژن کے بہترین سکولوں میں ہوتا ہے۔

کسی تعلیمی ادارے کی کارکردگی کے متعلق بہترین رائے محکمہ تعلیم کے افسران معائنہ (انسپکٹر صاحبان) کی ہوتی ہے۔ ایسی آراء پیش کرنے سے قبل سکول کی ایک اور خصوصیات کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں

پُرسکون ماحول

سکول تو اور بھی پاکستان میں بہت ہیں۔ اور ان میں کئی ایسے بھی ہیں جن پر لاکھوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول کو ربوہ کے پُرسکون دینی ماحول کی وجہ سے جو خصوصیت حاصل ہے۔ مرکز کے تعلیمی اداروں کے علاوہ اور کوئی درسگاہ اس فخر میں اس کی شریک نہیں۔ مرکز سلسلہ ہونے کی وجہ سے عمومی دینی ماحول کے علاوہ تربیتی اجتماعات۔ صحبت صالحین کے مواقع۔ بزرگان سلسلہ کا قرب اور نیکی کے مواقع کی کثرت خاص خصوصیت ہے۔ اس کے علاوہ سینما۔ تھیٹر اور آوارگی کے دوسرے اڈوں کا ربوہ میں وجود ہی نہیں۔ اس کے علاوہ مختلف تنظیموں کے اصلاحی اثرات سے کمزور طبائع کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ تعلیمی لحاظ سے اس قسم کا پُرسکون ماحول سارے پاکستان میں کہیں نہیں۔ ایک اچھا طالب علم اس ماحول سے فائدہ اٹھا کر پوری توجہ اپنی پڑھائی پر مرکوز کر سکتا ہے۔

دینیات اور اخلاقی تربیت

اس سکول کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرات خلفائے سلسلہ کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں سکول میں مروجہ علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ خصوصیت مقررہ نصاب کے مطابق قرآن مجید حدیث شریف اور اسلامی عقائد و تعلیمات سے ضروری واقفیت کرائی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کی روشنی میں:۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"اس تمام تقریر سے ہماری غرض یہ ہے کہ دراصل یہی لوگ دجال ہیں جن کو پادری یا یورپین فلاسفر کہا جاتا ہے یہ پادری اور یورپین فلاسفر دجال معہود کے دو جبڑے ہیں جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگوں کے ایمان کو کھاتا جاتا ہے۔ ..... اب یقیناً سمجھو کہ یہی دجال ہے جس کی ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا ....."

غرض یہ ہے اس جنگ کا پس منظر جو آج سے قریباً اسی سال قبل اسلام اور کفر کی طاقتوں میں شروع ہوئی۔ اور جو نہ صرف آج تک جاری ہے بلکہ روز بروز شدت اختیار کرتی جا رہی ہے اور جوں جوں ایک طرف عیسائیت شکست کھا رہی ہے اور دوسری طرف یعنی اسلام فتح مندی حاصل کر رہا ہے یہ جنگ زیادہ گھمسان کی ہوتی جا رہا ہے۔

(باقی)

"میں سمجھتا ہوں اور اپنی اس رائے پر پختگی سے قائم ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء تعلیم الاسلام سکول کے قیام سے محض یونیورسٹی کے امتحان پاس کرانا نہیں۔ بلکہ آپؑ کا منشاء یہ تھا کہ اس جگہ ایسے طالبعلم پیدا کئے جائیں جو یورپ سے آنے والی وباؤں کا مقابلہ کر سکیں اور اسلام کا مقصد ایسے طریق پر سمجھیں کہ اس کے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں انہیں دور کر کے اسلام کی قدر و قیمت لوگوں کے دلوں میں قائم کر سکیں۔ دنیا میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں اور دنیا پر ثابت کر دیں کہ اسلام ہی سے اعلیٰ روحانی مدارج حاصل ہو سکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ جون سنہ ۱۹۳۲ء مطبوعہ ۹ جون سنہ ۱۹۳۲ء)

طلبہ کو خصوصیت سے اسلام کی دوسرے ادیان پر فضیلت واضح کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی اخلاقی۔ سماجی۔ ذہنی جذباتی اور نفسیاتی تربیت کی طرف بھی حتی المقدور توجہ کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اساتذہ کرام کی انفرادی توجہ سے طلبہ فیضیاب ہوتے ہیں۔ اور اساتذہ اہم قومی امانتیں سمجھتے ہوئے انہیں اسلامی اخلاق و کردار کے عمدہ سانچوں میں ڈھالنے کے لئے جدوجہد میں مصروف رہتے ہیں۔

(۳) تعلیم الاسلام سکول کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ یہ ہمارا "قومی سکول" ہے۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا اور اس میں پڑھنے والوں کے لئے دعائیں فرمائیں۔ ان دعاؤں کا خزانہ آسمان پر جمع ہے۔ اس قومی سکول پر صدر انجمن احمدیہ ایک لاکھ روپیہ صرف کر رہی ہے۔ اس منصوبے سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانا ہمارا فرض ہے۔

ارد گرد کے غیر احمدی معززین اپنے بچوں کو بکثرت سکول میں بھیج رہے ہیں۔ لیکن احمدی احباب نے ابھی کما حقہٗ توجہ نہیں کی۔ حالانکہ اس قومی سکول سے استفادے کا اوّلین حق انہیں پہنچتا ہے۔ اس سکول میں بچوں کو بھجوانے کے یہ روحانی یا جذباتی تقاضے تھے۔

(۴) مؤثر تدریس

خالصتہً تعلیمی زاویہ نگاہ سے بھی سکول اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعض مشکلات کے باوجود ڈویژن کے چند بہترین سکولوں کی فہرست میں شامل ہے۔ جس کا اندازہ افسران معائنہ کی آراء سے ہو سکتا ہے۔

ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز سرگودھا محترم خواجہ محمد عبداللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

ا:۔ سٹاف

"سٹاف تین[۳] ایم اے۔ تین[۳] ایم ایڈ۔ پانچ[۵] بی ایس سی بی ایڈ چار بی اے۔ بی ایڈ اساتذہ پر مشتمل ہے۔ ان تربیت یافتہ (TRAINED) گریجویٹس کے علاوہ باقی اساتذہ بھی کوالیفائیڈ ہیں۔ سٹاف نہایت موزوں اور مناسب ہے۔"

ب:۔ تدریس

"یہ امر قابل تشکر و امتنان ہے کہ اساتذہ طلبہ کی تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے نہایت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ یہ امر قابل مسرت ہے کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کو اپنے رفقائے کار کا مکمل تعاون حاصل ہے اور یہ سب ایک ٹیم کی مانند مصروف ہیں۔ سیکنڈری سکول اور مڈل سکول کے امتحانات میں بہترین نتائج جس کا شیریں ثمر ہیں۔"

ج:۔ سپورٹس

"سکول کھیلوں کے میدان میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ اور اس شعبے میں اتنا ہی فعال اور کامیاب ہے جتنا اسے ہونا چاہیئے۔ سکول نے امسال جھنگ کے ضلعی ٹورنامنٹ میں کرکٹ چیمپئن شپ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ...."

د:۔ ادبی سرگرمیاں

"میں سکول کی ادبی انجمن کی ایک نشست میں شرکت کر کے بہت محظوظ ہوا۔ جس میں طلبہ نے "ہماری قومی زبان" کے مسئلہ پر ایک مذاکرہ کیا۔ اس مذاکرے کی کارروائی نے مجھے یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا کہ اس سکول کے طلبہ ادبی و علمی لحاظ سے بیدار مغز ہیں اور وہ نہایت عمدہ رنگ میں اپنے خیالات کی ترجمانی کر سکتے ہیں۔ مجھے علم ہوا کہ سکول کے بعض طلبہ نے ضلع جھنگ کے اردو، انگریزی سالانہ تقریری مقابلے میں امتیاز حاصل کیا ہے۔"

ر:۔ ماحول

"میں یہاں کے مذہبی ماحول کو سراہنے پر مجبور ہوں۔ جو سکول کی ساری فضا پر محیط ہے۔ میں نے طلبہ کو شائستہ اور مؤدب پایا۔ اس سکول کا خصوصی امتیاز یہ ہے کہ یہاں کے طلبہ آٹھویں جماعت تک صرف ناظرہ قرآن مجید ہی ختم نہیں کرتے بلکہ یہاں کے نصاب کے مطابق دسویں جماعت تک سارے قرآن مجید کا ترجمہ بھی جان لیتے ہیں۔ طلبہ قرآن مجید کی عربی زبان کو آسان زبان میں استعمال کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک عظیم الشان کامیابی ہے جس کے لئے اس نادر روایت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔"

(۵) تجربہ گاہیں

مؤثر تدریس کا ایک پہلو جدید نظریہ تعلیم کی رُو سے یہ بھی ہے کہ دوران تدریس زیادہ سے زیادہ سمعی و بصری اعانات استعمال کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکول میں دوسرے مضامین کے علاوہ سائنسی مضامین کی تدریس کا معیار پاکستان کے کسی بھی بہترین سکول سے اگر بڑھ کر نہیں تو اُس کے برابر ضرور ہوگا۔ سکول کی تجربہ گاہیں آلات سائنس سے بھرپور ہیں اور ہر سال زر کثیر کے صرف سے ان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس سکول کے طلبہ جس قدر آلات سائنس سے استفادہ کرتے ہیں شاید ہی کسی اور سکول کے طلبہ کو یہ سہولت میسر ہو۔

ان معروضات کے بعد میں احباب جماعت کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ اپنے نونہالوں کو اپنے قومی سکول سے استفادہ کا موقع دیں۔ اگر تکلیف کر کے بھی بچوں کو مرکز میں بھجوائیں تو بھی خسارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعض والدین کا اخلاص قابل رشک ہے۔ لیکن یہ بھی دیکھا گیا کہ بعض احباب ان بچوں کو مرکزی سکول میں بھجوا دیتے ہیں جنہیں وہ "لاعلاج" سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اکثر ایسے بچے بھی سُدھر جاتے ہیں۔ اگر ہونہار بچے یہاں آئیں تو وہ مقامی ماحول اور وسائل سے فائدہ اٹھا کر بہت زیادہ چمک سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دلچسپی رکھنے والے احباب سکول کے دفتر سے پراسپکٹس طلب کر سکتے ہیں۔

مخلصین جماعت دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سکول کو ترقی بخشے اور اساتذہ کو توفیق دے کہ وہ صحیح رنگ میں حضرت مسیح موعودؑ کے سکول کی خدمت اور اسلام کی اس ذریت کی تربیت کر سکیں۔ آمین

جلسہ سالانہ کے موقع پر گمشدہ اشیاء

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو گمشدہ اشیاء موصول ہوئی تھیں اور ابھی تک دفتر جلسہ سالانہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔ جن احباب کی ہوں۔ وہ دفتر جلسہ سالانہ سے رابطہ قائم کر کے اپنی اشیاء حاصل کر لیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

فہرست اشیاء موصولہ

(۱) ایک کنستر جس میں بہت سی قیمتی اشیاء ہیں۔
(۲) ایک گدا۔ ایک کھیس۔ ایک کھیسی۔ ایک خاکی چادر۔ ایک کمبل۔ ایک لحاف۔
(۳) جوتے بچگانہ۔ زنانہ۔ مردانہ۔ ہوائی چپل۔ فلیٹ۔
(۴) بیڈ شیٹ۔ کلاتھ بورڈ۔ تولیے۔ سکارف۔ ٹوپیاں۔ مفلر۔ پراندہ۔ رومال۔ چادر۔ میز پوش۔ دوپٹہ۔ پاجامہ۔ دستانے۔ جرابیں۔
(۵) متفرق اشیاء۔ چاقو۔ پرس۔ کنگھی۔ تھرماس کا ڈھکنا۔ ٹفن۔ پین۔ دوات۔ چابیاں۔ خطوط۔ بٹن۔ ڈائری۔ لوٹا۔ گلاس۔ کمنڈل۔ پردہ۔

نقشہ وصولی لازمی چندہ جات

۱۲ رجنوری ۱۹۶۵ء تک جو رقوم وصول ہو چکی ہیں ان کا نقشہ نیچے درج ہے۔ تا احباب جماعت یہ اندازہ لگا سکیں کہ کتنی کمی ہے۔ جسے اس عرصہ میں بہر حال پورا کرنا ہے۔

جن جماعتوں کے نام پر یہ ※ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے سال رواں کے بجٹ ابھی نہیں ملے۔

جن جماعتوں پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے ان کے بجٹ زیر پڑتال ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
	د۔ بجٹ پانچ ہزار روپیہ سے زائد						
۱	بشیر آباد اسٹیٹ	۷۷	۹۶	۲	دارالرحمت وسطی ربوہ	۹۲	۷۷
۳	آبہ کرم پورہ	۷۵	۷۶	۴	اوکاڑہ	۶۲	۸۷
۵	نیلا گنبد (لاہور) ⊗	۸۰	۶۵	۶	بھاٹی گیٹ لاہور ⊗	۶۶	۷۳
۷	بہاول نگر	۶۴	۶۸	۸	نوشہرہ چھاؤنی	۶۵	۶۵
۹	دارالرحمت غربی ربوہ	۷۰	۵۷	۱۰	دہلی دروازہ (لاہور) ※	۶۸	۴۹
۱۱	محمد نگر (لاہور)	۶۵	۴۵	۱۲	رسالپور	۶۲	۴۲
۱۳	قصور	۵۴	۲۹	۱۴	دارالذکر (لاہور)	۴۲	۴۰
۱۵	محمد آباد اسٹیٹ	۳۸	۴۰	۱۶	گوٹھ غلام رسول	۱۵۰	۶۳
۱۷	وزیر آباد	۲۶	۵۲	۱۸	راجگڑھ چوبرجی لاہور	۶۰	۱۷
۱۹	سرگودہا چھاؤنی	۴۵	۲۳	۲۰	دارالصدر غربی ب (ربوہ)	۴۵	۲۰
۲۱	مصری شاہ (لاہور) ⊗	۳۶	۲۵	۲۲	دارالصدر شرقی (ربوہ)	۳۴	۲۷
۲۳	وحدت کالونی (لاہور)	۴۸	۱۱	۲۴	جہلم ⊗	۳۷	۲۱
۲۵	رحمن پورہ (لاہور)	۳۸	۲۰	۲۶	ایبٹ آباد ※	۳۸	۲۰
۲۷	میرپور خاص	۲۷	۱۹	۲۸	دھرم پورہ (لاہور) ⊗	۲۹	۱۵
۲۹	رحیم یار خان	۲۳	۱۷	۳۰	لجنہ اماء اللہ کراچی	۳۷	۲
۳۱	خانپور منڈی	۲۱	۱۲	۳۲	نرائن گنج	۲۳	۹
۳۳	کوہاٹ ※	۱۷	۶	۳۴	رحمن آباد	۴	۹

(باقی)

درخواستہائے دُعا

- میرے تایا زاد بھائی چوہدری محمد ضیاء الحق دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ (عزیز احمد نائب ناظر بیت المال)
- میرے ایک عزیز دوست عبدالسعید خان کی لڑکی فرحت ۱½ ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ اور پچھلے ایک ماہ سے سول ہسپتال سرگودہا میں زیر علاج ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔
(اشفاق احمد۔ شمیم گلزار کاٹن کمپنی۔ سرگودہا)
- خاکسار سٹیٹ اسٹیٹ میں ملازمت کے لئے کوشش کر رہا ہے
(محمد عبدالحفیظ قریشی اوورسیر تیماپوری۔ اورنگ آباد۔ انڈیا)
- جماعت دہم کا سالانہ امتحان عنقریب شروع ہونے والا ہے۔
(متعلمین جماعت دہم۔ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)
- مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ بذریعہ بحری جہاز ۱۳/۳/۶۵ کو کراچی سے حج کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ دعاؤں کے طلبگار ہیں۔
- مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب راجوری کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ نے اپنے مرحوم رشتہ داروں کی طرف سے ۴۵/- روپے برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ادا فرمائے ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مرحوم رشتہ داروں کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز راجہ صاحب خود بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ) ۴۴

ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان

امسال ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان دو مئی کو ہوگا۔ جس میں ناصرات کے بڑے گروپ کے لئے کشتی نوح اور چھوٹے گروپ کے لئے کامیابی کی راہ پہلا حصہ نصاب کے طور پر مقرر ہوا ہے۔ تمام شہروں کی سیکرٹریوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے شہروں اور حلقوں میں امتحان کے لئے زیادہ سے زیادہ تیاری کروائیں۔ اور امتحان دینے والی بچیوں کی تعداد کے متعلق مرکز کو اطلاع دیویں۔ تاکہ پرچے وقت پر بھجوائے جاسکیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

(۱) افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ جھنگ شہر کے پریذیڈنٹ مکرم میاں اللہ جوایا المعروف میاں جیون صاحب مورخہ ۵ رمارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک تقریباً صبح سوا چھ بجے بعمر ۷۲ سال اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم کا جنازہ مکرم شیخ محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔ جس میں جھنگ شہر و جھنگ صدر کے کثیر احباب نے شمولیت فرمائی۔ بعد ازاں مرحوم کو مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ بہت مخلص۔ نظام جماعت کی مثالی طور پر پابندی کرنے والے۔ سلسلہ کے سچے ہمدرد اور فدائی تھے۔ اپنی استطاعت سے بڑھ کر ہر قربانی میں حصہ لیتے۔ اور ہمیشہ پُرجوش طریق پر جماعت کو بھی ہر قربانی میں حصہ لینے کی تحریک فرماتے۔ اُن کی وفات سے مقامی جماعت میں بہت بڑا خلا واقع ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا کو پُر فرماتے ہوئے اِس جماعت کو ترقی دے۔ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ دونوں لڑکے سلسلہ کے مخلص اور جوشیلے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار محمد یحییٰ مقبول عفی عنہ محلہ دال خوردہ جھنگ شہر)

(۲) بابا نور محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سکنہ ڈھیر انوالی ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۲۷ رفروری بروز ہفتہ وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ ۱۹۰۰ء سے قبل بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اپنے بعد کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قاضی نذیر محمد حکیم قائد تحصیل حافظ آباد ساکن چک چٹھہ)

(۳) مکرم سید کرامت علی شاہ صاحب بقضائے الٰہی مورخہ ۶ رمارچ ۱۹۶۵ء بروز ہفتہ صبح تین بجے وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور تین لڑکے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد اسلم باجوہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۲ جنوبی سرگودہا)

۴۴

- مکرم چوہدری عطا محمد صاحب چیمہ قریباً دو ہفتہ سے لقوہ کے اچانک حملہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔
(خاکسار شیخ عبدالرشید۔ سانگلہ ہل۔ ضلع شیخوپورہ)
- بندہ کے خسر قریشی محمد مرید احمد صاحب ڈسکہ میں سخت بیمار ہیں۔
(خاکسار محمد عبداللہ خان پبلشر احمدیہ ہال میگزین لائن کراچی ۳)
- خاکسار کی ہمشیرہ مریم صدیقہ بیمار رہتی ہیں۔ نیز خاکسار کی صحت بھی کمزور ہے اور مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ (چوہدری محمد شریف احمدی فیروز والہ۔ ضلع گوجرانوالہ)
- میری والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار رہتی ہیں۔ نیز چھوٹی بہن کے لئے بھی درخواست دُعا ہے۔
(خاکسارہ فوزیہ منیر۔ وزیر آباد)
- بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی دل کی تکلیف سے بیمار رہے ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ نیز میجر محمد سعید صاحب اور کرنل محمد شفیع صاحب بھی بیمار ہیں۔
(حفیظ احمد ماڈرن موٹرز لمیٹڈ۔ راولپنڈی) احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ بارلیسال ۱۱ مارچ۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان کو خوشحال اور طاقتور بنانے کے لئے محنت اور لگاتار کوشش کی ضرورت ہے۔ لیکن اس کے لئے مل جل کر کام کرنا ہوگا۔ کیونکہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کی صفوں میں مکمل اتحاد موجود نہ ہو۔ قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتحاد کی ہدایت کی ہے اور اس طرح خدا کی مدد بھی ہمارے شامل حال ہو جائے گی۔

صدر چین سے واپسی پر بارلیسال میں ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس سے قبل بارلیسال پہنچنے پر ان کا انتہائی پُرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ ہیلی کاپٹر کے اڈہ پر تقریباً پچاس ہزار افراد نے صدر ایوب زندہ باد پاکستان زندہ باد کے نعروں سے انہیں خوش آمدید کہا۔ صدر نے کہا کہ ملک کی خوشحالی کے لئے انفرادی کوششیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور اجتماعی ترقی اسی صورت میں ممکن ہو سکتی ہے جب قوم کا ہر شخص اپنا فرض پہچانے۔

● لاہور ۱۱ مارچ۔ آزاد کشمیر کے صدر جسٹس عبدالحمید خان نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں بھارت کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اگر ہمیں فوجی کارروائی کرنی پڑی تو ہم اس سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ انھوں نے کہا وقت آنے پر جنگ آزادی شروع کر دی جائے گی۔

کل یہاں ایک دعوت استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے جس کا اہتمام مہاجرین جموں و کشمیر نے کیا تھا صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر دونوں کی ہمیشہ یہی خواہش رہی ہے کہ تنازعہ کشمیر کو پُر امن اور منصفانہ طریق پر طے کیا جائے۔ لیکن بھارت کی ہٹ دھرمی نے اس سلسلے میں تمام کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے انھوں نے کہا کہ ہماری اب بھی یہی کوشش ہے کہ جنگ کی بجائے اس مسئلہ کو پُر امن طریقے پر طے کر لیا جائے لیکن اگر ضرورت پڑی تو ہم جنگ سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ ایسی صورت میں پاکستان بھی اہل کشمیر کو اپنے وطن کی آزادی کے لئے جنگ کرنے کی اجازت دے دے گا۔

● واشنگٹن۔ ۱۱ مارچ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کہا ہے کہ پاکستان قابل قدر ترقی کر رہا ہے اور وہ جنوب مشرقی ایشیا کے ان چار ممالک میں شامل ہے جنہوں نے امریکی امداد اور اپنی ذاتی کوششوں سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ مسٹر رسک نے کہا کہ پاکستان۔ ہندوستان اور ترکی اپنی قومی تعمیر کی کوششوں میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں اور ایران کی ترقی کی رفتار بھی حوصلہ افزا ہے

تاہم مسٹر رسک نے انڈونیشیا میں امریکہ کے امدادی پروگرام کے جاری رہنے کے بارے میں شبہ کا اظہار کیا۔ اور متحدہ عرب جمہوریہ کی امداد کا سوال بھی اٹھایا۔ انھوں نے کہا کہ معاشی اور اقتصادی ترقی کے لئے عرب جمہوریہ کی زبردست جدوجہد میں امداد کے لئے جس حد تک اساس مفاہمت اور سازگار فضا کی ضرورت ہے وہ اس وقت موجود نہیں ہے۔

● واشنگٹن ۱۱ مارچ۔ واشنگٹن سٹار کی اطلاع کے مطابق صدر جانسن نے یہ طے کر لیا ہے کہ چینی فوج نے اگر جنوب مشرقی ایشیا میں جنگ لڑنے کا فیصلہ کیا تو چین کے اندر فوجی اڈے تباہ کر دیئے جائیں گے اس سلسلے میں بحر الکاہل میں امریکی کمانڈر اس امر پر غور کر رہے ہیں کہ ویٹ نام گوریلوں کو چینی سپلائی کا سلسلہ منقطع کرنے کے لئے امریکی بحری بیڑے کو حرکت میں لایا جائے۔

● لاہور۔ ۱۱ مارچ۔ مرکزی وزیر بحالیات رانا عبدالحمید نے کل یہاں بتایا کہ حکومت بحالیات کے محکمہ کو برقرار رکھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اور اسے اس سال غالباً جون تک توڑ دیا جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی بتایا کہ محکمہ کی کچھ شاخیں چند سال قائم رہیں گی کیونکہ ابھی ۶۰ کروڑ کے بقایا جات کی وصولی باقی ہے۔

رانا عبدالحمید خان نے کہا ہے کہ جہاں تک تصفیہ کا کام ہے وہ اس محکمہ کے خاتمہ پر ختم کر دیا جائے گا۔ محکمہ کو توڑنے کی ایک تجویز بھی تیار کر لی گئی ہے اور اس پر غور کیا جا رہا ہے انھوں نے بتایا کہ دعویداروں کو نقد ۴۸ کروڑ روپیہ بطور معاوضہ ادا کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں اطمینان بخش طریقہ پر کام ہو رہا ہے۔

● کراچی ۱۱ مارچ۔ اسلامی مشاورتی کونسل کے ارکان کی اکثریت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مسلم عائلی قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لئے ان میں ترامیم کی ضرورت ہے مشاورتی کونسل نے ان قوانین پر اپنے متعدد اجلاسوں میں غور کیا اور مسلم قوانین کے تمام ذرائع کے مطالعہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اس میں ترمیم کی ضرورت ہے کونسل یہ فیصلہ بھی کر لیا ہے کہ ان قوانین میں کن ترامیم کی ضرورت ہے۔ صدر ایوب نے کچھ عرصہ قبل عائلی قوانین کو اسلامی مشاورتی کونسل کے مطالعہ کے لئے بھیجا تھا تاکہ ان پر غور کر کے یہ معلوم کیا جائے کہ ان کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لئے کن ترامیم کی ضرورت ہے۔

عائلی قوانین کے متعلق مشاورتی کونسل نے اپنی رائے سے متعلقہ افسروں کو مطلع کر دیا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ مشاورتی کونسل شراب نوشی اور قمار بازی پر مکمل پابندی عاید کرنے کی سفارش کر چکی ہے۔

● نئی دہلی۔ ۱۱ مارچ۔ پاکستان اور چین کے سربراہوں کے مشترکہ اعلامیہ پر بھارت میں شدید رد عمل ظاہر ہوا ہے اور یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ اس کے بین السطور میں بھارت کی مخالفت بڑی شدت سے موجود ہے آل انڈیا ریڈیو نے نئی دہلی کے مبصرین کے حوالے سے کہا ہے کہ مشترکہ اعلامیہ میں بھارت پر حملے کئے گئے ہیں۔ اور یہ یقین ظاہر کیا گیا ہے کہ بھارت اپنے ہمسایوں کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے اور اس خطرہ کا سد باب ضروری ہے۔

● نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے کے فیصلہ کے خلاف جنوبی بھارت میں پھر ہنگامے شروع ہو گئے ہائی سکولوں کے طلباء نے ایک پوسٹ آفس اور ہندی کی سینکڑوں کتابوں کو نذر آتش کر دیا بسوں پر زبردست پتھراؤ کیا۔ اور سرکاری عمارتوں سے کانگریس کے جھنڈے اتار کر پھاڑ دیئے۔ طلباء کے لیڈروں نے اعلان کیا کہ جب تک ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے کا فیصلہ واپس نہیں لیا جائے گا۔ وہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

ایک اطلاع کے مطابق کئی مقامات پر پولیس نے طلباء کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا جس سے متعدد طلباء زخمی ہو گئے۔

● قاہرہ۔ ۱۱ مارچ۔ متحدہ عرب جمہوریہ میں متعین عرب ملکوں کے تیرہ سفیروں کا خفیہ اجلاس شروع ہو گیا۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق اجلاس میں مغربی جرمنی اور اسرائیل کے سفارتی تعلقات اور ان سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا گیا۔ اس اجلاس کے بعد کوئی اعلامیہ جاری نہیں کیا گیا۔

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی مظفر احمد صاحب ابن مکرم میاں نذیر محمد صاحب دہلی دروازہ لاہور کا نکاح محترمہ امتہ الباسط بنت مرزا احمد شفیع صاحب (مرحوم) کے ساتھ مورخہ ۷ مارچ بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

(منور احمد۔ دہلی دروازہ۔ لاہور)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قیام کا مقصد ہمیشہ اپنے سامنے رکھو اور اسے پورا کرنیوالے ہو

ایک خصوصی تقریب میں ہائی سکول کے طلبہ سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ــــــــ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے مورخہ ۱۰ مارچ کی شام کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ اس سکول کے قیام کے مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اسے پورا کرنے والے بنیں۔ آپ نے فرمایا وہ مقصد جس کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سکول قائم فرمایا اور جو اس کی منفردانہ شان اور عظمت کا آئینہ دار ہے یہ ہے کہ اسلام نے انسان کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے جو بے مثال و لازوال تعلیم دی ہے بدل وجان اس کی تحصیل کر کے اپنی زندگیوں میں اس کا عملی نمونہ پیش کیا جائے اور اس شان سے پیش کیا جائے کہ اس مادر علمی سے فیض پانے والے با خدا ہی نہیں بلکہ خدا نما وجود بن کر ایک دنیا کی ہدایت و رہنمائی کا موجب بنیں۔ نیز آپ نے انہیں جسمانی صحت اور تندرستی و توانائی کا خاص خیال رکھنے اور حقائق الاشیاء میں دسترس حاصل کر کے علمی لحاظ سے ترقی کرنے اور کرتے چلے جانے کی طرف بھی توجہ دلائی اور اس ضمن میں اس امر پر خاص زور دیا کہ جسمانی نشو ونما اور علمی ترقی کے لئے تدبیر اور دعا دونوں سے کام لینا ضروری ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اُس خصوصی تقریب میں صدارتی تقریر فرما رہے تھے جو جماعت نہم کے طلبہ کی طرف سے سالانہ امتحان سے قبل طلباء جماعت دہم کے اعزاز میں انہیں الوداع کہنے اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی غرض سے منعقد کی گئی تھی۔ اس میں سکول کے طلبہ اور اساتذہ کرام کے علاوہ ناظر و وکلاء صاحبان متعدد افسران صیغہ جات اور بہت سے دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔

تقریب کا آغاز

تقریب کا آغاز ۵ بجے شام سکول کے بشیر ہال میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سکول کے ایک طالب علم حمید احمد نے کی۔ جس کے بعد منصور احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ طلبائے جماعت نہم کی طرف سے افضل حسین نے دسویں جماعت کے طلباء کو جو عنقریب میٹرک کے سالانہ امتحان میں شریک ہونے والے ہیں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ سید انور احمد باہری نے جوابی تقریر کرتے ہوئے طلبائے جماعت دہم کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین سے طلبہ کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں تین باتوں کی طرف توجہ دلائی اوّل صحت جسمانی دوم علمی ترقی اور سوم تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قیام کے اصل مقصد کو مدنظر رکھنے اور اسے پورا کرنے کی اہمیت۔

جسمانی صحت کو ترقی دینے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس کا انحصار تدبیر اور دعا دونوں پر ہے۔ تدبیر یہ ہے کہ حتی الامکان متوازن غذا کھائی جائے تاکہ جسم کی خاطر خواہ نشوونما ہو سکے نیز پراگندہ خیالی سے بہر طور محفوظ رہا جائے کیونکہ دماغی آوارگی اور پریشان خیالی سے جہاں اخلاق بگڑتے ہیں وہاں ہاضمہ پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے اور کھایا پیا جسم کو نہیں لگتا۔ پھر اس بارہ میں محض تدبیر پر انحصار کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ انسان دعا سے بھی کام لے تاکہ خدا تعالیٰ کا فضل اور تائید و نصرت شامل حال ہو۔ اسلام نے ہر چیز کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھنے اور کھانا کھانے کے دوران اور ختم کرتے وقت الحمد للہ اور سبحان اللہ وغیرہ کہنے کا حکم دیا ہے اس کی ایک حکمت یہ ہے کہ کھانا کھانے کے دوران دعا کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے اور انسان کے لئے خیر و برکت کا موجب بنتا ہے۔

علمی ترقی کے ضمن میں بھی آپ نے تدبیر اور دعا دونوں سے کام لینے کی نصیحت فرمائی اور اس ضمن میں بتایا حقیقی علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور وہی ہے جو انسان کو علم کی دولت عطا کر سکتا ہے اور حاصل کئے ہوئے علم سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق دے سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ربِّ زِدْنِی عِلْمًا کی دعا سکھلائی ہے جس کے معنے ہیں کہ اے خدا تو میرے علم کو بڑھاتا رہ۔ یہی دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الفاظ میں الہام ہوئی ربِّ اَرِنِی حقائق الاشیاء پس احمدی طلبہ کو علم حاصل کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ تحصیل علم اور علمی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ دنیا میں حقیقی علم کے دروازے دعا ہی سے کھلتے ہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قیام کا مقصد واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سکول ایک خاص مقصد کے پیش نظر قائم فرمایا تھا وہ مقصد یہ ہے کہ اسلام نے انسان کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے جو بے مثال و لازوال تعلیم دی ہے اسے بدل وجان اس کی تحصیل کر کے اپنی زندگیوں میں اس کا عملی نمونہ پیش کیا جائے اور اس شان سے پیش کیا جائے کہ اس مادر علمی سے فیض یافتہ باخدا ہی نہیں بلکہ خدا نما وجود بن کر ایک دنیا کی ہدایت و رہنمائی کا موجب بنیں ہمارے طلباء کا یہ فرض ہے کہ وہ اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اس میں کامیاب ہونے کی کوشش کریں جن بچوں کو اپنے والدین اور خاندان کی عزت کا پاس ہوتا ہے وہ کبھی برائیوں میں ملوث نہیں ہوا کرتے والدین اور خاندان کی عزت کا احساس ان کے لئے ایک واعظ بن جاتا ہے جو انہیں بری باتوں اور برے کاموں سے روکتا ہے اسی طرح اگر اس سکول کے طلبہ اس کے قیام کے مقصد کو اپنے سامنے رکھیں اور اس کی عظمت کا صحیح احساس ان کے دلوں میں جاگزیں ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ کبھی بے راہ روی کا طریق اختیار کر سکیں اور اس مقصد کے حصول میں کامیاب نہ ہوں۔

ان بیش قیمت نصائح کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مجالس انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ پروگرام میں ضلعی و علاقائی سطح پر تربیتی اجتماعات کا انعقاد بھی شامل ہے۔ گزشتہ سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ناظمین اضلاع / ناظمین اعلیٰ کے تعاون سے مشرقی پاکستان و مغربی پاکستان میں متعدد مقامات پر اجتماعات منعقد ہوئے اور اراکین انصار اللہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص بیداری پائی گئی۔ امسال پہلے سے زیادہ توجہ اور کوشش سے زیادہ سے زیادہ مقامات پر اجتماع منعقد کرنے چاہئیں تاکہ جہاں احمدی دوستوں کے لئے تربیت نفس کا موقعہ پیدا ہو وہاں تبلیغ ہدایت کے لئے بھی راستہ صاف ہو چنانچہ اس اعلان کے ذریعہ جملہ ناظمین اضلاع / ناظمین اعلیٰ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے اجتماع کے لئے تاریخیں تجویز کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کر لیں۔ اور اجتماعات کا اہتمام فرمادیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امراء کرام و صدر صاحبان سے ضروری گزارش

ابھی تک بعض مجالس انصار اللہ میں زعیم انصار اللہ کا انتخاب نہیں ہوا۔ حالانکہ پہلے عہدیداران کی میعاد گزشتہ دسمبر سے ختم ہو چکی ہے۔ زعماء کے انتخابات مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ناظمین اضلاع کے انتخابات بھی رکے ہوئے ہیں اس اعلان کے ذریعہ امراء کرام و صدر صاحبان سے پر زور اپیل کی جاتی ہے کہ اگر انھوں نے ابھی تک اپنے ہاں کی مجلس میں انتخاب نہ کروایا ہو تو از راہ کرم فوری طور پر زعیم کا انتخاب کروا کے صدر محترم کی منظوری کے لئے اپنی سفارش کے ساتھ مرکز میں جلد بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)